بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم: ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۳ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۱۴ نبوت ۱۳۴۹ہش - ۱۴ نومبر ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۶۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دُنیا چند روزہ ہے خداشناسی کی طرف جلد قدم اُٹھانا چاہیئے

جو خدا کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دُعا کُھلے طور پر قبول نہیں ہوتی

"یہ دُنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے اندر ہی اندر اس کا فنا کا سامان لگا ہوا ہے وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اِس لئے خداشناسی کی طرف جلد قدم اُٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے۔ اور جو اسکی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اُٹھاتا اس کی دُعا کُھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصّہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سُنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداء میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے پھر اس پر خدا تعالیٰ کا فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہو گا خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہو گا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۲۲۹)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ نقرس کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

• جیسا کہ راولپنڈی سے آمدہ اطلاع قبل ازیں شائع ہو چکی ہے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و عزیز اور ارحم الراحمین خدا اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت اور کام والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین۔

• محترمہ بیگم صاحبہ ملک برکت علی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حافظ آباد پر دل کے دَورہ کا حملہ ہوا ہے۔ وہ راولپنڈی کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کی حالت بہت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ)

• اہلیہ صاحبہ عزیز الرحمان صاحب خالد مبلغِ سیرالیون دو تین دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خالد احمد شمس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

رمضان کے مبارک ایّام میں خصوصی دُعاؤں کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کے خاص ایام ہیں میں تمام احباب سے اور خصوصاً صحابہ کرام سے ان تمام مبلغین کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں جو بیرونی ممالک میں اپنے وطن اور اہل و عیال سے دُور خدمتِ دین میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے کاموں میں بھی برکت ڈالے اور جلد سے جلد اسلام کا بول بالا ہو۔

اسی طرح وہ مبلغین جو اس وقت رخصت پر پاکستان آئے ہوئے ہیں یا دیگر مربیان جو پاکستان میں مختلف مقامات پر خدمت سر انجام دے رہے ہیں اور وہ کارکنان جو مرکزی دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے نیز غیر ممالک میں بسنے والے سب احمدی بھی آپ کی دعاؤں کے متمنی اور مستحق ہیں ان کو بھی اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ر نبوت ۱۳۴۹ ہش

اسلام میں سیاسی پارٹی بازی جائز نہیں

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں لیڈری بطور پیشہ کے زیر عنوان کچھ عرض کیا تھا. یاد رہے کہ یہ صرف پاکستان اور ہندوستان اور دیگر پسماندہ ممالک کے لیڈروں کے متعلق ہی صحیح نہیں ہے بلکہ مہذب کہلانے والے ممالک میں بھی ایسے لیڈر ہوتے ہیں. چنانچہ سرمایہ دارانہ نظام جہاں رائج ہے خاص کر امریکہ میں بہت سے لیڈر بلاواسطہ اور بالواسطہ مالی انتفاع کے پیشِ نظر بڑے بڑے صنعتکار اور تاجر محض اِس لئے لیڈری کا پیشہ اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کاروبار کو زیادہ سے زیادہ تقویت دے سکیں۔ نہ صرف امریکہ بلکہ برطانیہ میں بھی ایسے لیڈروں کی کمی نہیں ہے۔ تاہم ان ترقی یافتہ ممالک میں خاص کر برطانیہ میں اکثر ایسے لیڈر بھی جو محض ذاتی انتفاع کے لئے یہ پیشہ اختیار کرتے ہیں تعلیم و تربیت اور حبِ وطن کی وجہ سے قومی کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور اکثر قومی مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہیں۔

کم و بیش یہ بات تمام ایسے لیڈروں کے متعلق کہی جا سکتی ہے اور ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں بھی پیشہ ور لیڈر بظاہر قومی مفاد کے لئے ہی کام کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ کُھلی طور پر قومی مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہیں، بہرحال جو شخص بھی قومی مفاد کے لئے بطور لیڈر کے کچھ کام کرتا ہے اس کے متعلق یہ حکم لگانا درست نہیں ہے کہ وہ قوم کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا اور اس کی سرگرمیاں تمام تر ذاتی مفاد تک محدود ہوتی ہیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے وطن میں ابھی لیڈروں کی ذہنیت قومی مفاد کے لحاظ سے معیاری سطح سے بہت پست ہے اور یہ حالت صرف لیڈروں تک ہی مخصوص نہیں بلکہ کسی نہ کسی حد تک یہ ذہنیت ڈاکٹری اور تعلیمی اور دوسرے پیشوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ہمارے ملک نے ابھی تک بہت کم ایسے ڈاکٹر یا ماہرینِ تعلیم پیدا کئے ہیں جنہوں نے خالص قومی مفاد یا خدمتِ خلق ہی کو اپنے پیشہ کا مقصد بنایا ہو۔ اس کی وجہ شاید یہ بھی ہے کہ دوسرے ممالک کے مقابلہ میں ہمارا معیارِ زندگی خاصہ پست ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بہت سے ڈاکٹر بھی اپنے ملک کی ملازمت کے مقابلہ میں دوسرے ممالک کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ ہے اصل بات جو ہم یہاں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ سیاسی لیڈروں سے تعلق رکھتی ہے۔ اِس ضمن میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ عام طور پر ہمارے سیاسی لیڈر قومی مفاد یا خدمتِ خلق کے جذبات سے عاری ہوتے ہیں۔ اکثر ذاتی مفاد کے لئے اقتدار کے طالب ہوتے ہیں۔ اور نہایت افسوسناک امر یہ ہے کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ ہر سیاسی پارٹی کے لیڈر سوا ایک آدھ استثناء کے اسلام کے نام پر اپنی اپنی پارٹی کی طرف عوام کو کھینچنے کی کوشش کر رہے ہیں خاص کر وہ لیڈر جو اہلِ علم حضرات کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ باوجودیکہ ہر ایک یہاں اسلامی نظام کے قیام کا داعی ہے مگر ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالنے میں مصروف ہے۔ اور یہ پستی اِس حد تک پہنچ چکی ہے کہ صریح جھوٹ بولنے اور وعدہ خلافی کو بھی بڑی بات نہیں سمجھا جاتا۔ لُطف یہ ہے کہ یہ کھیل بیچ میدان کے کھیلا جاتا ہے اور ذرا بھی ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ ایسی ایسی چالیں دن دھاڑے چلی جاتی ہیں کہ جن کو دیکھ کر شاید چانکیہ اور میکیاویلی بھی شرم سے پانی پانی ہو جائیں۔ اور یہ حال ہے جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے

غضب یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو اسلام کا سب سے بڑا داعی سمجھتے ہیں وہ اِس امر میں سب سے زیادہ بدنام ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے تو اسلام کی خاطر جان و مال کے علاوہ اسلامی اخلاق کو بھی داؤ پر لگا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

انتخابات میں ہر ملک میں ایسی باتیں کم و بیش ہوتی ہی ہیں مگر پاکستان کے متعلق یہ امر قابلِ افسوس ہے کہ اسلام کو نعوذ باللہ ایک کھلونا بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے ملک میں بغیر اسلام کو بیچ لائے بھی اسلام کو فروغ دینے کے لئے جدّوجہد کی جا سکتی ہے اور جو حال اب ہے اس سے بچا جا سکتا ہے اور اسلام کو "مغربی ازموں" کی سطح پر لائے اور ان کو اسلام کا حریف ٹھہرائے بغیر بھی مسلمان اپنے دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ موجودہ کشمکش میں یہ نقص ہے کہ اب ہر سیاسی پارٹی نام تو اسلام کا لیتی ہے مگر دوسری سیاسی پارٹی سے اسلام کے نام پر ہی گتھم گتھا ہے اور غیر اقوام کے لئے اسلام پر ہنسی کا ذریعہ بن رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اسلام کو ان دوستوں کے ہاتھ سے محفوظ کرے یہ صورتحال ہے بڑی دردناک اور اسلام کا حقیقی درد رکھنے والے اس کو سخت محسوس کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی یہ شکایت جائز قرار دی جائے گی کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اسی سے بچنے کے لئے جماعتِ احمدیہ ملکی سیاست سے الگ رہتی ہے اور خدا کے فضل سے اسلام کی حقیقی خدمت کرنے کے قابل ہوئی ہے اور تمام دُنیا میں اسلامی مشن کھولنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ حقیقی اسلامی حکومت تو اللہ تعالیٰ ہی برپا کرتا ہے۔ یہی اس کی سُنّت ہے تاہم موجودہ حالات میں اسلامی قانون کو رائج کرنے کے لئے بغیر اسلام کو درمیان میں لانے کے کسی ملک میں ایسی حکومت کے قیام میں مدد دینا جو اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدّین کی حامل ہو صحیح طریق ہے ؛

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے کو ہے

دوستوں کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سال دسمبر ۱۹۷۰ء میں ختم ہو رہا ہے۔ ابھی تک سوائے چند جماعتوں کے کثیر تعداد میں ایسی جماعتیں موجود ہیں جنہوں نے اپنے اپنے حلقہ جات سے وقفِ جدید کا چندہ وصول کر کے وقفِ جدید کے حساب میں جمع کرانا ہے۔

پس یہ ذمہ داری ادا کرنے کا وقت کب آئے گا؟

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

روزنامہ
الفضل

خود خرید کر پڑھے

قسط ۲

مذہب کی ضرورت و اہمیت

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

سورۃ نساء آیت ۱۱۶ میں مومنوں کے سبیل یعنی راہ کی اتباع کی تلقین کی۔ سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۴۷ میں سبیل الرشد اور سبیل الغیّ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ یعنی ایک وہ راہ جو ہدایت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور دوسری راہ جو گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ امام راغب نے السبیل کے معنے بھی الطریق یعنی راستہ کے کئے ہیں اور سبیل السلام کے معنے طریق الجنۃ کے کئے ہیں یعنی وہ راہ جو جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

قرآن مجید میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ وہ اعلان کر دیں

هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

(یوسف آیت ۱۰۹)

کہ یہ ہے میری راہ اور یہ راہ تمہیں خدا تک پہنچائیگی اس کی طرف تمہیں بلاتا ہوں۔

سورہ مائدہ آیت ۱۷ میں فرمایا۔

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ۔

اللہ تعالیٰ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس شخص کی جنت کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی رضا کا متلاشی ہو۔

سورہ عنکبوت میں فرمایا جو اللہ تعالےٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتا ہے ہم اس کو اس کی توفیق عطا کر دیتے ہیں۔ فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا۔

(العنکبوت آیت ۷۰)

یعنی جو ہماری راہوں پر چلنے کی کوشش کرے ہم خود اس کو اس راہ کا مسافر بنا لیں گے۔

ان آیات میں اور دوسری بہت سی آیات میں "سبیل" کا لفظ مذہب یعنی اللہ تعالےٰ کی ہدایات اور اس کے نشان کردہ طریق کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

لفظ صراط اور طریق کا استعمال

انہی معنوں میں قرآن مجید میں لفظ صراط اور طریق وارد ہوئے ہیں فرمایا:-

اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(الشوریٰ آیت ۵۳)

تو سیدھی راہ کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

دوسری جگہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان سے کہلوایا:-

وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ۝

(الزخرف آیت ۶۲)

سورہ زخرف کی آیت نمبر ۶۵ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت یعنی اس کی صفات میں رنگین ہونے، نفس کی تمام آلائشوں سے پاک ہونے، اپنی تمام صلاحیتوں کو اس کے سپرد کر دینے کو صراط مستقیم قرار دیا۔ فرمایا:-

فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

اور عبد کے معنے یہی ہیں کہ اپنی تمام خواہشوں کو مٹا کر اللہ تعالےٰ کے نقش کو قبول کیا۔ قرآن کریم کی متعدد آیات میں صراط مستقیم یعنی اس راہ جو اللہ تعالےٰ نے بندوں کے لئے وضع کی پر چلنے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق پانے کی دعا کرنے کی تاکید فرمائی۔

صراط کے معنے امام راغب نے الطریق المستسہل یعنی آسان راستہ کے کئے ہیں۔ طریق کا لفظ بھی قرآن مجید میں مسلک اور راہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا:-

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ
اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

(النساء آیت ۱۶۹)

جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمانے کا نہیں اور نہ ان کی کسی راہ کی طرف راہنمائی کرے گا سوائے جہنم کی راہ کے جس میں وہ لمبا عرصہ پڑے رہیں گے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:-

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ
مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ
اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(الاحقاف آیت ۳۱)

کہ یہ کتاب یعنی قرآن حق و صداقت کی راہ پر چلاتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

ہدایت کے معنے راہ دکھانا، راہ پر چلانا اور منزل مقصود پر پہنچانا ہے۔

امام راغب نے الطریق کے معنے کئے ہیں:-

"الطریق الذی یطرق بالارجل .... استعیر کلّ مسلک یسلکہ الانسان فی فعل محمودًا کان اومذمومًا"

(مفردات)

طریق کے معنے راستے کے ہیں جس کو انسان اپنے پاؤں تلے لتاڑتا ہے۔ پھر ہر مسلک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے خواہ وہ مسلک اچھا ہو یا بُرا۔ مذہب اور مسلک کے لئے قرآن مجید میں صراط اور طریق کا لفظ بھی مستعمل ہے۔

ھدایۃ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ ضابطہ کے لئے اس کی بیان کردہ راہنمائی کے لئے لفظ ھدایۃ بھی وارد ہوا ہے۔ سورۃ انعام میں اللہ تعالےٰ نے حضرت اسحٰق، یعقوب، ایوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، زکریا، عیسیٰ، الیاس، اسمٰعیل اور یونس علیہم السلام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:-

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى
اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ

(انعام آیت ۹۱)

یہ وہ لوگ تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی۔ پس تو ان کی راہ کی اقتداء کر۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:-

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝

(بقرہ آیت ۳۹)

جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا اس کو کوئی اندیشہ وغم نہیں ہوگا۔

قرآن کریم کی متعدد آیات میں قرآن کریم کو ھُدًی کہا گیا ہے۔ پس ہدایت کا لفظ بھی اسی مفہوم میں قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے —— گویا خدا تعالےٰ کی راہنمائی اور اس کی تعلیمات پر لفظ ھدایۃ کا اطلاق قرآن مجید میں ہوا ہے۔ امام راغب نے الھدایۃ کے معنے دلالۃ بلطف یعنی "مہربانی سے راہنمائی کرنا" کے کئے ہیں۔ اس کے بعد امام صاحب نے ھدایۃ اللہ کے چار طریق بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

وھدایۃ اللہ للانسان
علیٰ اربعۃ اوجہ الاوّل
الھدایۃ التی عمّ
بجنسھا کلّ مکلّف
من العقل والفطنۃ
والمعارف الضروریۃ
التی اعمّ فیھا کلّ
شئ بقدر فیہ حسب
احتمالہ کما قال اللہ

الذی اعطی کل شی خلقہ ثم ھدی۔ والثانی الھدایۃ التی جعل للناس بدعائہ ایاھم علی سنۃ الانبیاء۔ و انزال القرآن ونحو ذلک وھو المقصود بقولہ تعالیٰ وجعلنا فیھم ائمۃ یھدون بامرنا۔ والثالث التوفیق الذی یختص بہ من اھتدی وھو المعنی بقولہ تعالیٰ والذین اھتدوا زادھم ھدًی۔ وقولہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ۔ والرابع الھدایۃ فی الآخرۃ الی الجنۃ المعنی بقولہ تعالیٰ سیھدیھم ویصلح بالھم۔

(المفردات)

ایک اللہ کی ہدایت جنس انسان پر اس طرح ہے کہ اس کو تخلیق کیا تو اسے عقل و دانش اور معرفت عطا کی کہ وہ خود فرماتا ہے رَبُّنَا الَّذِی اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی کہ خدا نے ہر چیز کی تخلیق کے بعد اسے ہدایت عطا فرمائی (ان معنوں کو ذہن میں رکھیئے۔ یہ نہایت لطیف اور اہم نکتہ ہے) دوسری ہدایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور قرآن نازل کرکے نوع انسان کی ہدایت کی۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اس ہدایت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنْھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا کہ ہم نے پھر ان میں راہنما مبعوث کئے جو ہمارے حکم، ہماری بات، ہماری تعلیمات کی طرف انکی راہنمائی کرتے تھے۔ ہدایت کی تیسری قسم وہ توفیق ہے جو اس کو ملتی ہے جو اس راہ کا مسافر بن جاتا ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں یہی ہدایت موجود ہے۔ وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کا بھی یہی مفہوم ہے وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ کہ جو ہدایت پاتے ہیں اللہ انہیں ہدایت میں بڑھاتا ہے اور دوسری آیت کا ترجمہ ہے جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کا دل ہدایت پا جاتا ہے۔ چوتھی ہدایت آخرت میں ملے گی یعنی جنت، خدا کی رضا کے حصول کا سرٹیفکیٹ۔ قرآن مجید کی اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے سَیَھْدِیْھِمْ وَیُصْلِحُ بَالَھُمْ کہ اللہ انکو ہدایت عطا کرے گا۔ اور ان کی حالت کو درست کرے گا۔

یہ چار قسمیں بیان کرنے کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں جس کو پہلی حاصل نہیں اس کو دوسری قسم حاصل نہ ہو گی۔ جسے دوسری حاصل نہیں اسے تیسری قسم کی ہدایت حاصل نہ ہوگی۔ اور جسے آخری حاصل ہو جاتی اسے پہلی سب حاصل ہو جائیں گی۔ (مفردات)

اس میں کیا شک ہے کہ عاقل ذیرک بلال، صہیب اور عمار رضوان اللہ علیہم تھے جنھوں نے پہلی رات کے چاند کو افق پر دیکھا اور ابوالحکم ابوالجہل حماقت کا سردار بنا کہ اسے ہدایت کا یہ پہلا سبق نصیب نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر بھی اسی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

دو چیز است بجہان دنیا و دیں
دل روشن و دیدۂ دُور بیں

یعنی دو چیزیں دین و دنیا کے مسئول ہیں، روشن دل اور دُور بیں آنکھ۔

قرآن کریم کی یہ آیات اور اس قبیل کی دوسری آیات ہماری اسی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔

کہ اے حیات پانے والے مستقبل کی فکر کر۔ دیکھ کیا خطرات درپیش ہیں اور گھنگھور گھٹاؤں کے جلو میں امید کے قطرات پر بھی نظر رکھ۔

مضمون کا یہ حصہ قدرے لمبا ہو گیا ہے مگر مذہب کی تشریح و توضیح کے بغیر اس کی علمی تحقیق، قرآن کریم نے اس کا کیا مفہوم بیان کیا ہے، کے بغیر اس کی ضرورت پر بحث کرنا اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے کے مترادف تھا۔

خلاصہ

مضمون کے اس حصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں لفظ ملّۃ، دین، شریعۃ، صراط، سبیل، طریق، ھدایۃ کا وہی مفہوم ہے جو لفظ مذہب کا مفہوم ہے۔ قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ان الفاظ کا مفہوم اور تشریح میں نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور امام راغب (جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء) نے جو لغت ان الفاظ کی بیان کی ہے وہ بھی پیش کر دی ہے۔ قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب امام بخاری کی کتاب البخاری ہے جس پر جمہور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ۔ یعنی اللہ کی کتاب قرآن کریم کے بعد بخاری اپنی صحت کے لحاظ سے تمام کتب پر فائق ہے۔ اس میں امام نے شروع میں بحث کی ہے کہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ امام صاحب نے بہت شرح و بسط سے قرآن مجید کی آیات اور ارشادِ رسول صلعم سے ثابت کیا ہے کہ ایمان نام ہے بعض امور کے اقرار کا اور بعض افعال کا۔ انہوں نے خدا کی توحید، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کے ساتھ حیاء یعنی شرم حتیٰ کہ راستوں کی صفائی کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا۔ پس اپنے ذہن کی تنگیوں کی وجہ سے مذہب کو چند عبادتوں اور اقوال میں محصور کرنا مذہب کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ مذہب کا مفہوم اس سے بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی راہنمائی کے لئے جو ہدایات دیں اور اسکے ماموریں نے جو مسلک اختیار کیا اس کا علم اور اس پر عمل مذہب کہلاتا ہے۔

(باقی)

مسجد مبارک ربوہ میں

اعتکاف بیٹھنے والی خواتین

صرف مندرجہ ذیل خواتین کو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے ان کے علاوہ کوئی خاتون از خود اعتکاف کی غرض سے ربوہ نہ آجائیں۔ اجازت نہیں دی جائیگی یہ سب بہنیں انیسویں روزے کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ بیسویں روزہ کو فجر کی نماز کے بعد اعتکاف بیٹھنا ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر اور ارد گرد ڈالنے کے لئے کم از کم چار بڑی چادریں ساتھ لائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱۔ مکرمہ مریم بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ لاہور
۲۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ سیکرٹری لجنہ چک نمبر ۸۸ ج۔ب ضلع لائلپور
۳۔ " میر شانہ بیوہ قدم خان صاحب مرحوم دار الصدر غربی الف ربوہ
۴۔ " تاج بیگم حکیم شیخ معراج الدین صاحب گوجرانوالہ
۵۔ " ایک بہن از لجنہ اماء اللہ ادرحمان ضلع سرگودھا۔
۶۔ " کنیز فاطمہ صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ حافظ آباد۔
۷۔ " چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی ابراہیم صاحب آف لاہور
۸۔ " شریفہ بیگم صاحبہ دار الرحمت شرقی ب ربوہ
۹۔ " سردار بیگم صاحبہ سابق سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ
۱۰۔ " وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری صدیق محمد صاحب دار النصر ربوہ
۱۱۔ " اختر النساء صاحبہ اہلیہ مولوی نور محمد صاحب مرحوم کوئٹہ
۱۲۔ " راج بی بی صاحبہ ہمشیرہ ظہور احمد ناصر صاحب دار الرحمت وسطی نمبر ۲ ربوہ
۱۳۔ " سردار بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد دین صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ
۱۴۔ " زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب باجوہ چک نمبر ۳ جنوبی سرگودھا
۱۵۔ " فرزند بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی فیض اللہ خان صاحب چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات
۱۶۔ " کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم دار الصدر غربی ربوہ
۱۷۔ " والدہ صاحبہ زرتشت منیر احمد خان لائلپور

وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی ادائیگی ماہ نومبر میں فرمائیں۔

سیکرٹری
نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رمضان المبارک میں لیلۃ القدر

مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے واقف زندگی جامعہ احمدیہ ربوہ

رمضان المبارک کا مہینہ عبادت و مجاہدت کا مہینہ ہے اس ماہ میں اللہ تبارک وتعالےٰ عرش سے گویا خود اتر کر فرش پر جلوہ فگن ہو جاتا ہے اور اپنے بندوں پر کثرت سے رحمت الٰہیہ کی بارش برساتا ہے وہ خود ان کی جزاء ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے

الصیام لی و انا اجزی بہ

(کتاب الصیام باب فضل الصوم بخاری جلد اول ص ۲۳۸)

یعنی روزے میرے لئے ہیں اور میں ہی ان کی جزا ہو جاتا ہوں۔ لقاء الٰہی کے اس دور میں وصال الٰہی کا ایک موقعہ لیلۃ القدر کی صورت میں حاصل ہوتا ہے اس رات انزالِ رحمت ہوتا ہے گویا برکات سماوی لٹائی جاتی ہیں گویا بندہ خدا کو پا لیتا ہے مگر یہ دیدار الٰہی ایک مسلسل مجاہدہ اور قلب کو صیقل کرنے سے حاصل ہوتا ہے جس کے لئے تمام ماہ مومن کوشش کرتا ہے لیلۃ القدر اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جس زمانہ میں مامور مبعوث ہو کر ضلالت و گمراہی میں نور کی قندیل روشن کر دیتا ہے اور مومنوں کو انفرادی لحاظ سے سال کے کسی حصہ میں بھی لیلۃ القدر کی گھڑی میسر آ جاتی ہے جب اُن کا نفس پاک ہو کر ضلالت و تاریکی کے پردوں کو چیر کر رب کائنات کے سامنے پیش ہو جاتا ہے

لیکن رمضان المبارک کے مہینہ میں بھی لیلۃ القدر مومنوں کے لئے مقدر کی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے لیلۃ القدر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ

أفی رمضان ھی او فی غیرہ

یا رسول اللہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے یا اس کے سوا کسی مہینہ میں؟ اس پر آپ نے فرمایا ھی رمضان۔ یہ رمضان میں ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا صرف انبیاء کے زمانے میں ہوتی ہے جب وہ فوت ہو جائیں تو پھر نہیں ہوتی یا قیامت کے دن تک قائم رہے گی۔ قال بل ھی الی یوم القیامۃ فرمایا وہ قیامت تک ہے۔ میں نے پوچھا رمضان کے کس حصہ میں ہوتی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ التمسوھا فی العشر الاول والعشر الآواخر۔ لا تسألنی عن شیٔ بعدھا۔

یعنی پہلے دہا کے میں اس کو تلاش کرو اور آخری دہا کے میں۔ اور اس کے بعد مجھ سے اس بارہ میں کوئی سوال نہ کرنا۔ اس کے بعد رسول کریمؐ کچھ باتیں کرتے رہے میں نے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ میرا جو آپ پر حق ہے اس کی قسم دیتے ہوئے پوچھتا ہوں کہ رمضان کے کون سے دہا کے میں لیلۃ القدر ہوتی ہے؟ اس پر آپ کچھ ناراض ہوئے اور پھر فرمایا :-

التمسوھا فی سبع الآواخر لا تسألنی عن شیٔ بعدھا

یعنی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا اور مجھ سے اس بارہ میں اس کے بعد کوئی سوال نہ کرنا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی حدیث سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ صحابہ کرام کو وصال الٰہی کے مواقع کی کس قدر جستجو رہتی تھی۔ درحقیقت یہ اس سوزشِ عشق الٰہی کا نتیجہ تھی جو صحابہ کے قلوب میں ہر آن موجزن رہتی تھی۔ اور یہ واقعہ بھی اس تڑپ اور اس وارفتگی کی عکاسی کرتا ہے جو صحابہ میں ہر وقت موجود رہتی ہے اور یہی تڑپ اور سوزش عشق الٰہی پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ حضرت معاویہؓ حضرت عائشہؓ سے مروی روایات اس بارہ میں یہ ہیں کہ

تحرّوا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان

یعنی رسول کریمؐ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ہم نے بھی رمضان کی پہلی دس تاریخوں میں اعتکاف کیا۔ اس کے خاتمہ پر حضرت جبرائیل آئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ جس چیز (لیلۃ القدر) کی آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ اس پر ہم نے اور آپ نے درمیانی دس دنوں کا اعتکاف کیا۔ اس کے خاتمہ پر پھر جبرائیل علیہ السلام ظاہر آئے اور فرمایا کہ جس چیز کی آپ کو تلاش ہے وہ آگے ہے اس پر رسول کریمؐ نے بیسویں رمضان المبارک کی صبح کو تقریر فرمائی اور فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر کی خبر دی گئی تھی۔ مگر میں اسے بھول گیا ہوں۔ اسلئے اب تم آخری دس راتوں میں سے وتر راتوں میں اس کی تلاش کرو میں نے دیکھا ہے کہ لیلۃ القدر آئی اور میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس وقت مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی ہوئی تھی۔ اور جس دن آپ نے تقریر فرمائی بادل کا نشان تک نہ تھا۔ پھر وچانک بادل کا ایک ٹکڑا آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور بارش شروع ہو گئی۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر مٹی اور پانی کے نشانات ہیں ایسا خواب کی تصدیق کے لئے ہوا۔ حضرت ابو سعیدؓ کی ایک روایت کے مطابق یہ واقعہ اکیس رمضان کو ہوا۔ اور امام شافعی کہتے ہیں۔ کہ اس بارہ میں یہ سب سے پختہ روایت ہے۔

(بخاری و مسلم)

لیلۃ القدر کی یہ ایک صورت تھی جو ایک سال صحابہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ میں آئی۔ لیلۃ القدر کا احساس ایک ہی رات مختلف طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ جیسی جیسی صلاحیت ہو گی اور روحانی بصیرت ہو گی۔ ویسا ہی تجربہ ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالےٰ کی خاص طور تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسجگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے آرام پر اور اپنے کل تعلقات پر اسکو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ“

(کشتی نوح ص ۲۰ روحانی خزائن جلد ۱۹)

پس رمضان المبارک اور خصوصاً آخری عشرہ میں خدا تعالےٰ پر کامل ایمان اور خارق عادت تبدیلی اور مجاہدہ روحانی حاصل کرنے کے لئے خاص ایام ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوت سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۵۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلۃ القدر اور اس کی کیفیات کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

”سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری امت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے ایسے موقعہ پر طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ فلاں رات اس رمضان میں لیلۃ القدر تھی اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں یہ آتا ہے کہ کچھ بجلی چمکتی ہے ہوا ہوتی ہے اور ترشح ہوتا ہے ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے۔ مگر اول الذکر علامت ضروری نہیں گو اکثر تجربہ کیا گیا ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور آخری علامت نور دیکھنے کی ضلی رکھہ تجربہ میں آئی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے ظاہری علامت نہیں جسے ہر شخص دیکھ سکے خود میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے دوسروں نے نہیں دیکھا۔ اصل طریق یہی ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے اور اخلاص سے روزے رکھے پھر اللہ تعالےٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے“ (تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ ص ۲۷۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر میں مندرجہ ذیل دعا کی جائے

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا

یعنی اے اللہ تعالےٰ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند بھی کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں لیلۃ القدر کی برکات سے نوازے اور اپنی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

فدیہ رمضان اور خدمتِ درویشاں

رمضان کا مہینہ اپنی برکات کے ساتھ ۲ نومبر سے شروع ہو گیا ہے۔ خوش نصیب ہوں گے وہ اصحاب جو اس بابرکت مہینہ میں حکم خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی توفیق پائیں گے۔ اور اپنے آقا و مولےٰ کی رضا جوئی کے لئے جدوجہد کریں گے۔

جو اصحاب بوجہ بیمار یا مسافر ہونے کے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ کا یہ حکم ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کریں اور اگر اللہ تعالےٰ نے انہیں رزق کی فراخی عطا کر رکھی ہے تو وہ اس مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں۔ اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کا کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہو گا۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ۔

ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ فدیہ رمضان کی رقوم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہوں) ناظر خدمتِ درویشاں کے نام جلد بھجوائیں تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے مستحق رشتہ داروں کو امداد بروقت پہنچائی جا سکے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ضروری اعلان

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب جو پہلے زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد سندھ میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس نظارت ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا ایڈریس معلوم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مجلس عاملہ و زعماء کا انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال رواں شروع ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک قائدین مجالس نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ساتھیوں کا انتخاب کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل نہیں کی۔ حالانکہ لائحہ عمل کے مطابق آپ کو شروع سال ہی میں مجلس عاملہ مقامی و زعماء حلقہ جات کا انتخاب کر کے محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کر لینا چاہیئے تھی۔

براہ کرم فوری طور پر مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔ مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات کے تقرر کے بعد آپ کا کام نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ اور ناظمین اور زعماء جو آپ تجویز کریں گے۔ وہ اپنے اپنے شعبہ کا کام کریں گے اور آپ کو صرف نگرانی کی ضرورت ہو گی۔

نیز اگر آپ نے عاملہ بنائی ہو گی اور آپ کسی وجہ سے اپنی مجلس کو چھوڑ جائیں۔ تو پھر بھی آپ کی مجلس کا کام نہیں رکے گا۔ بلکہ ناظمین اور زعماء کام کو جاری رکھیں گے۔ اس لئے مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات کا تقرر بہت ضروری چیز ہے۔

امید ہے کہ آپ ماہ نومبر ۱۹۷۰ء میں ہی مجلس عاملہ اور زعماء حلقہ جات تجویز کر کے محترم صدر صاحب سے منظوری حاصل کر لیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی رہنمائی فرمائے اور صحیح معنوں میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

بندہ محکمانہ ترقی کی وجہ سے پریشان ہے احباب جماعت سے اس پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا حمید احمد بیگ داؤد خیل ضلع میانوالی)

۲۔ میرے بہنوئی نور الحق صاحب شاکر حیدر آباد سندھ میں لمبے عرصہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (منیر احمد جاوید ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دیا جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

(۲) از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرماویں۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

امراء کرام و صدر اصحاب کی فوری توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ قریب ہے اخراجات کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے اس لئے ازراہ کرم ان دنوں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرماویں تاکہ جلسہ سالانہ تک آپ کی جماعت کی بجٹ کے مطابق پوری وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ اخاء / ۲ اکتوبر میں اس منشاء مبارک کا اظہار فرمایا ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وجہ سے چندوں کی وصولی پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے اور سلسلہ کے کام رکنے نہیں چاہئیں آپ کی ذاتی توجہ کے لئے نظارت ہذا آپ کی بے حد ممنون ہو گی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۱۱ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عصر محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب محلہ دار الصدر غربی الف کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۸ مارچ ۱۹۷۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مکرم بشیر الدین احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد سے بعوض ایک ہزار روپے حق مہر پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد کو ناصر شمس صاحب نے درثمین سے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی جس کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(شیخ عبد الماجد ابن محترم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) لاہور)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان اور چین کے تعلقات انتہائی دوستانہ ہیں

پیکنگ ۱۲ نومبر۔ صدر یحییٰ خاں نے کل صبح چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے ڈیڑھ گھنٹہ تک باقاعدہ بات چیت کی۔ بعد ازاں پاکستانی وفد کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ دونوں ملکوں کے راہنماؤں نے دوستی اور خیر سگالی کے جذبہ سے بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کشمیر، مشرق وسطیٰ اور ہند چینی کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا اور بیشتر مسائل پر دونوں ملکوں کے موقف یکساں ہیں ترجمان نے بتایا کہ صدر یحییٰ خاں نے مذاکرات کے دوران اس بات کا اعادہ کیا کہ دونوں کے تعلقات انتہائی دوستانہ ہیں۔ وزیر اعظم چو این لائی نے اس بات پر بھی افسوس کیا کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے ابھی کچھ نہیں ہوا۔

جنرل ڈیگال کی آخری رسوم

پیرس ۱۲ نومبر۔ صدارتی محل کے قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ جنرل ڈیگال کی آخری رسوم میں کم سے کم ۸۰ ملکوں کے سربراہ شرکت کریں گے۔ ان کے لئے آج پیرس میں نوٹرڈیم کے گرجا میں دعا کی جائے گی۔ جس میں تمام سربراہان مملکت شریک ہوں گے ان میں صدر نکسن اور وزیر اعظم روس مسٹر کوسیگن بھی شامل ہیں۔ آخری رسومات میں پاکستان کی نمائندگی وزیر زراعت و تعمیرات مسٹر محمود ہارون کریں گے۔

روس نے ایک اور خلائی جہاز چھوڑا

ماسکو ۱۲ نومبر۔ تاس نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ روس نے ایک خودکار خلائی جہاز لونا ۱۷ چاند پر بھیجا ہے۔ جس میں کوئی انسان سوار نہیں ہے۔ خلائی جہاز کو مصنوعی سیارے کے ذریعہ مدار میں پہنچایا گیا اس جہاز کا مقصد چاند کے بارے میں مزید تحقیقات کے لئے راہ ہموار کرنا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ لونا ۱۶ ار ستمبر میں چاند پر بھیجا گیا تھا جو وہاں سے مٹی کے نمونے لایا تھا۔

صدر برما کو خیر سگالی کا پیغام

پیکنگ ۱۲ ر نومبر۔ صدر یحییٰ خاں نے برما کے چیئرمین نی ون کو خیر سگالی کا پیغام دیا ہے۔ یہ پیغام انہوں نے ڈھاکہ سے پیکنگ جاتے ہوئے برما سے گزرتے ہوئے دیا تھا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ مجھے آپ کو خیر سگالی کا پیغام دیتے ہوئے خوشی محسوس ہوئی۔ انہوں نے برما کے چیئرمین کی صحت اور برما کے عوام کی فلاح کے لئے دعا کی۔

گورنروں کی کونسل توڑ دی جائیگی

کراچی ۱۲ نومبر۔ مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کے گورنروں کی کونسل کا دو روزہ اجلاس آج سے سندھ گورنر ہاؤس میں شروع ہوگا۔ گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اجلاس میں اہم معاملات پر غور کیا جائے گا۔ کونسل کا یہ آخری اجلاس ہوگا اور اسکے بعد یہ کونسل توڑ دی جائے گی۔ گورنر پنجاب اور گورنر سرحد کل لاہور پہنچیں گے گورنر سرحد ایک ہفتہ یہاں قیام کرینگے

صدر یحییٰ ٹرانسمیٹر کی بنیاد رکھینگے

ڈھاکہ ۱۲ ر نومبر۔ صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خاں ۵ انومبر کو ڈھاکہ سے ۲۵ میل دور ڈھاکہ رنجپا روڈ پر نیارہٹ کے مقام پر ریڈیو پاکستان کے ایک ہزار کلوواٹ کے میڈیم ویو کے پہلے ٹرانسمیٹر کی بنیاد رکھیں گے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے توجہ فرمائیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کا اعلان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صف اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ۔ صف دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صف سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اسی سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے باقی رقم اپنی سہولت کے مطابق آئندہ تین سال میں ادا کر سکیں گے۔"

ماہ نومبر نصف کے قریب گذر چکا ہے لہذا مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی فوری طور پر تعمیل فرمائیں اور اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں جلد ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور تحفہ آنکھوں کی صحت صفائی اور خوبصورتی کے لئے۔ قیمت سوا روپیہ

اکسیر معدہ

لذیذ اور ہاضم چورن پیٹ درد۔ ہیضہ اور نفخ وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

سرمہ خورشید

نظر کو قوت دینا عینک اتارنا اور آنکھوں کی امراض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت چھ پیسہ

نور منجن

دانتوں کی بوجہ صفائی اور مسوڑھوں کی حفاظت کے لئے بہترین منجن۔ قیمت ایک روپیہ

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

اعلان دار القضاء

مکرم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کے ورثاء مندرجہ ذیل (۱) سید صفی اللہ شاہ صاحب (۲) سید سلیم احمد شاہ صاحب (۳) سیدہ طاہرہ بیگم صاحبہ (۴) سیدہ صبیحہ بیگم صاحبہ (۵) سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ (۶) سیدہ قدسیہ بیگم صاحبہ (۷) سیدہ وسیمہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین چار کنال واقع محلہ دار الفضل ربوہ دی گئی ہے۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ مذکورہ اراضی ہماری والدہ صاحبہ بیگم سید ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کے نام منتقل کر دی جائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کا چندہ ادا کرنا نہیں پڑیگا

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو

اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کے روزوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے تو آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہوسکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا۔ پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا تو ضرور ضعف بھی ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو بلکہ اس کے اندر طاقت اور قوت پیدا ہو جائے سوائے اس کے کہ اللہ کی طرف سے کسی کو یہ نشان بطور اعجاز عطا ہو جیسے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے چھ مہینے متواتر روزے رکھے اور دو تین تولے سے زیادہ آپ کی غذا نہ ہوتی تھی بلکہ معجزانہ طور پر آپ کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی۔ اِس معجزانہ حالت سے الگ ہو کر کوئی آدمی ہمیں ایسا نظر نہیں آتا جسے روزے سے ضعف نہ ہو اس لئے اِس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے لیکن کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اس کو کوئی نقصان نہ دیتا ہو۔ بلکہ اگر اس بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا اسیطرح وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہوگی جس کا روزے سے تعلق بھی ہو اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو اس میں روزہ ترک کرسکتا ہے کیونکہ روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے۔

پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے اسیطرح بعض بیماریاں دیکھنے میں بہت بڑی ہوں گی لیکن روزے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے روزہ ان میں ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اور بعض اوقات تو خود روزہ صحت کا باعث بن جاتا ہے۔ میں اپنی ذات کے متعلق ہی بتاتا ہوں میں عام طور پر بیمار رہتا ہوں اور خدا تعالےٰ نے مجھے اپنی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی سمجھ دی ہے کہ اس پر روزہ رکھنے سے کیا اثر پڑے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اس میں غلطی نہیں کرسکتا بلکہ بعض دفعہ میرا اندازہ بھی غلط نکلتا ہے انہی ایام میں میں نے اپنی حالت کا جب اندازہ لگایا تو میں نے محسوس کیا کہ اگر میں روزہ رکھوں تو میں برداشت نہیں کرسکوں گا مگر بیماری پر اثر نہیں پڑے گا۔ چنانچہ تجربہ کے طور پر میں نے پہلا روزہ رکھا جس سے نہ صرف کوئی نقصان نہ ہوا بلکہ طبیعت میں بشاشت پیدا ہوئی۔ تب میں نے سمجھا اپنی بیماری کے متعلق جو میرا خیال تھا کہ شاید روزہ رکھوں تو کوئی نقصان نہ ہو وہ ٹھیک ہے اور جو خطرہ تھا کہ ممکن ہے نقصان ہو وہ غلط تھا۔

پس جس بیماری پر روزہ کا کوئی اثر نہ ہو اس پر اس بیماری کا حکم عائد نہیں ہو سکتا جس کی وجہ سے روزہ ترک کر دیا جائے"۔

(الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۶۳ء)

اطفال الاحمدیہ کے وظائف برائے سال ۷۱-۱۹۷۰ء

اطفال الاحمدیہ کے وظائف برائے سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے سلسلہ میں اطفال کا انٹرویو اور عام دینی معلومات کا امتحان لیا گیا جس میں منصفین کے فیصلہ کے مطابق اس سال فہیم احمد صاحب مکان $\frac{۳۴}{۷}$ دار الرحمت غربی ربوہ اور طارق احمد صاحب آف ڈسکہ معرفت چوہدری فضل کریم صاحب مکان $\frac{۱۳}{۴۸۵}$ اراضی یعقوب سیالکوٹ تعلیمی وظیفہ کے مستحق قرار پائے ہیں۔ یہ وظیفہ دس روپے ماہوار ہوگا خدا تعالےٰ ان بچوں کی کامیابی ان کے لئے مبارک کرے اور آئندہ ارتقائی منازل طے کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد شفیق قیصر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کھاریاں گزشتہ سال سے مختلف عوارض کے باعث بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دعا کی التجا ہے۔ خاکسار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل خالد معرفت افتخاری میڈیکل سٹور نوکوٹ (سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴